بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر مہتمم و منیجر

البدر

محمد افضل ایڈیٹر

نمبر ۱۲ | قادیان دارالامان ۱۶ شوال سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ | جلد ۱

براہین احمدیہ

چند ایک نو بیعت شدہ احباب کو پہلی ایڈیشن کی مکمل براہین کی ضرورت ہے لہٰذا احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اگر اس میں سے کوئی صاحب خود یا ان کے گرد و نواح میں کوئی شخص فروخت کرتا ہو تو دفتر البدر سے خط و کتابت کرے +

قیمت ۔ جن چند ایک احباب نے البدر جاری کرا کر ابھی تک قیمت ارسال نہیں کی ان سے التماس ہے کہ جلد تر ارسال کر دیویں اس تقاضا سے وہ اصحاب مستثنیٰ ہیں جن کا وعدہ مارچ میں ادا کرنے کا ہے +

تیرہ تیرہ آنے کے دو خریدار

البدر نمبر ۱۰ میں ہم نے ایک باقی ماندہ ۱۳ آنے کا خریدار علی شکریہ کے حساب میں طلب کیا تھا اس پر ہمارے مکرم اور مہربان دوست میاں احمد دین صاحب گوجرانوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ جو دو صاحب اسی ماہ شوال یا زیادہ سے زیادہ ذیقعد میں دو دو خریدار پوری قیمت کے سب سے اول ہم پہنچا دیں وہ ۱۳ ۱۳ آنے میں البدر خرید سکتے ہیں ان میں سے ایک کی باقی ماندہ قیمت وہ اپنی گرہ سے دینگے اس کو علاوہ ۳ خریدار اور احمدی قوم میں سے آج تک البدر کے خاص معاون اور مربی ہونیکا فخر صرف میاں احمد دین صاحب کو ہی حاصل ہے خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے

اور بھی احمد دین صاحب جیسے معاون البدر کے لئے پیدا کر دیوے + اے خدا کی برگزیدہ احمدی قوم کیا تجھ میں اور بھی مثیل احمد دین ہیں جو کہ اپنے خادم البدر کی اس طرح حوصلہ افزائی کریں اگر ہیں تو اس کا ثبوت عملی طور پر دیں +

البدر نمبر ۱۳ اگر اپنے وقت مقررہ پر شائع نہ ہو سکے تو ہمارے احباب شکایت نہ کریں کیونکہ خاکسار ایڈیٹر نے اپنے آقا اور امام کے ہمرکاب انشاء اللہ تاریخ کی پیشی پر جہلم جانا ہے اور اغلب امید ہے کہ اس آمد و رفت میں ایک ہفتہ صرف ہو جاوے ۔

بدیع الدین صاحب ۔ آئندہ ہر ایک جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیے +

قیمت ۔ کشتی نوح یا تقویت الایمان ۲/
تحفہ گولڑویہ ۱۰/
اعجاز احمدی ۴/
اعجاز المسیح عمر نزول المسیح ابھی زیر طبع ہے
محصولڈاک الگ ہے اگر دفتر البدر کی معرفت منگوایگا تو ار فی روپیہ کمیشن لیا جاویگا +

بک ایجنسی

البدر کے کارپردازوں نے تجویز کی ہے کہ وہ ایک بک ایجنسی اپنے کارخانہ الصدیق میں قائم کریں کہ جس میں ہر ایک قسم کی کتاب احمدیہ سلسلہ کی تائید میں خصوصًا اور ہر ایک قسم کے ادب اخلاق اور طبی علوم وغیرہ کی عمومًا رکھی جاوے اور ان کتابوں کی فہرست ہمیشہ سلسلہ وار ایک الگ اشتہار کی صورت میں ضمیمہ کے طور پر شائع ہوا کرے ۔ اس لئے ہر ایک صاحب تصنیف جو اس طریق اشتہاری سے اپنی تصانیف کی اشاعت چاہتے ہیں ان کو چاہیے کہ خط و کتابت سے کمیشن کا فیصلہ کریں ۔

یہ سلسلہ اشتہار کا اس وقت شروع ہوگا جب اس قدر کتب فراہم ہو جاویں گی ۔ کہ ان کی نام مع مختصر خلاصہ مضمون کے کم از کم البدر کے سائز کے ایک صفحہ پر آسکیں ۔ چونکہ احمدی جماعت ایک ایسی جماعت دنیا میں ہے کہ جس نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اور اس کا بہت حصہ اشتغال دینی کا ہے اس لئے دینی کتب مثل احادیث وغیرہ کی بھی اس ایجنسی میں ضرورت ہے لہٰذا ہر ایک کتب فروش اگر چاہے تو ایسی کتابیں بھی اس میں دے سکتا ہے کیونکہ احمدی جماعت کا دائرہ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ ہے اور البدر اخبار بوجہ اس جماعت کے ایک ارزان خادم ہونے کے اپنی خدمات سے ہر ایک ممبر کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اس لئے یہ سلسلہ بک ایجنسی انشاء اللہ کچھ کم مفید ثابت نہ ہوگا ۔

جواب کے واسطے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہیے

تپ دق کا مجرب علاج

جو کہ ایڈیٹر کا اپنا مجرب ہے اور اپنے گھر میں استعمال کیا ہوا ہے مریض کو مفرح مقام پر رکھا جاوے جہاں اس کی

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۱۱ جلد ۱)

مغرب و عشا پہر سائل نے عرض کی کہ کیا ہم فرشتہ کو دیکھ سکتے ہین حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم ہر روز دیکھتے ہین۔ کبھی کشف مین کبھی رویا مین - ایک حالت رویا کی ہوتی ہے وہ نیند مین ہوتی ہے اس مین بھی غیبت حس ہوتی ہے کہ انسان سوکر کہین کا کہین سیر کرتا ہے اور مکان اس کا بدلتا ہے لیکن کشف مین مکان نہین بدلتا۔ کبھی غنودگی مین ہوتا ہے اور کبھی بیداری مین اور باوجود غنودگی کے حصہ کے پہر بھی ہر ایک آواز کو سنتا ہے جانتا ہے کہ فلان مکان مین مین ہون ایک دفعہ مین نے فرشتون کو انسان کی شکل پر دیکھا یاد نہین کہ دو تھے یا تین آپس مین باتین کرتے تھے اور مجھے کہتے تھے کہ تو کیون اس قدر مشقت اوٹھاتا ہے اندیشہ ہے کہ بیمار نہ ہو جاوے۔ مین نے سمجھا کہ یہ جو ۶ ماہ کے روزے رکھے ہین ان کی طرف اشارہ ہے (اس مقام پر حضرت اقدس نے اپنا واقعہ مجاہدہ اور ششماہی روزہ کا بیان فرمایا جو کہ البدر نمبر ۱ مین زیر عنوان اسوہ حسنہ کے درج ہے)

فرمایا کہ ان روزون کو مین نے مخفی طور پر رکھا بعض دفعہ اظہار مین سلب رحمت کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے مخفی رکھنا اچھا ہوتا ہے چونکہ مین مامور تھا اس لئے کوئی مرض وغیرہ نہ ہوا۔ ورنہ اگر کوئی اور ہوتا اور اس قدر شدت اوٹھاتا تو ضرور مسلول مدقوق یا مجنون ہو جاتا۔ پھر ایک دفعہ مجھے ایک فرشتہ آٹھ یا دس سالہ لڑکے کی شکل پر نظر آیا اس نے بڑے فصیح اور بلیغ الفاظ مین کہا کہ خدا تمہاری ساری مرادین پوری کرے گا۔ اسیطرح ایکدفعہ مین نے دیکھا کہ ایک نالی شرقاً اور غرباً بہت لمبی صدہا میل تک کھدی ہوئی ہے اور اس کے اوپر بے شمار بھیڑین لٹائی ہوئی ہین اور ہر ایک بھیڑ کے سر پر ایک قصاب ہاتھ مین چھری لئے ہوئے طیار بیٹھا ہے اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے جیسے حکم کا انتظار ہے مین اس وقت اوس مقام پر ٹہل رہا ہون اور ان کو دیکھ رہا ہون ان کے نزدیک جاکر مین نے کہا **قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم** (پ ۱۹ع ۴) انہون نے اسی وقت چھریان پھیر دین کہ حکم ہوگیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ خلیفہ جو ہوتا ہے وہ آسمان کا ہوتا ہے اس لئے مین نے جو آواز دی تو انہون نے سمجھا کہ حکم ہوگیا اور جو آواز آسمان سے آئی تھی وہ مین نے کہی۔ جب وہ بھیڑین تڑپین تو انہون نے کہا کہ تم چیز کیا ہو۔ میلا کھانیوالی بھیڑین ہی ہو ان ایام مین ۲۰ ہزار آدمی ہیضہ سے مرا تھا ۱۸۸۲ء کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت اقدس نے لیکھرام کے متعلق کشف کا ذکر کیا جو کہ برکات الدعا کے ٹائیٹل پیج پر چھپا ہوا ہے بعد ازین فرمایا کہ ایک دفعہ مین نے اسی لیکھرام کے متعلق دیکھا کہ ایک نیزہ ہے اوس کا پھل بڑا چمکتا ہے اور لیکھرام کا سر پڑا ہوا ہے اوسے اوس نیزے سے پرو دیا ہے اور کہا گیا کہ پھر یہ قادیان مین نہ آوے گا (ان ایام مین لیکھرام قادیان مین تھا اور اسکے قتل سے ایک ماہ پیشتر کا یہ واقعہ ہے) فرمایا کہ یہ عجائبات ہین ختم ہونے مین نہین آتے۔ لیکھرام کے قتل کے وقت جب تلاشی مین کاغذات دیکھے گئے تو اس مین بہت سے خط نکلے جنمین لکھا تھا کہ وہ خبیث مارا گیا ہے اچھا ہوا کہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اس مین جو پیشگوئی پوری کے الفاظ تھے وہ حکم سے ہر ایک شک اور شبہ کو دور کرتے تھے +

بعض احباب نے سوال کیا کہ نماز تنہا پڑھ لیا کرین فرمایا ہان الگ اور تنہا پڑھ لیا کرو۔ یہ سلسلہ خدا کا ہے وہ چاہتا ہے کہ ان سے الگ رہو عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ خدا جماعت کر دیوےگا اس کے بعد بعض نووارد احباب اپنے خواب سناتے رہے اور نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین +

سیر فرمایا رات مجھے الہام ہوا **جاءنی آئل واختار۔ وادار اصبعہ واشار۔ یعصمک اللّٰہ من العدا و یسطو بکل من سطا۔** آئل جبرائیل ہے۔ فرشتہ بشارت دینے والا (ترجمہ) آیا میرے پاس آئل اور اس نے اختیار کیا (یعنی چن لیا تجھکو) اور گھمایا اس نے اپنی انگلی کو اور اشارہ کیا کہ خدا تجھے دشمنون سے بچاوےگا اور ٹوٹکر پڑیگا اوس شخص پر جو تجھہ پر اوچھلا۔ فرمایا آئل اصل مین ایالت سے ہے یعنی اصلاح کرنیوالا جو مظلوم کو ظالم سے بچاتا ہے یہان جبرئیل نہین کہا آئل کہا اس لفظ کی حکمت یہی ہے کہ وہ دلالت کرے کہ مظلوم کو ظالمون سے بچاوے اس لئے فرشتہ کا نام ہی آئل رکھدیا

پھر اس نے انگلی ہلائی کہ چارون طرف کے دشمن اور اشارہ کیا کہ **یعصمک اللّٰہ من العدا** وغیرہ۔

یہ بھی اس پہلے الہام سے ملتا ہے **اللہ کریم تمشی امامک و عادی من عادلی۔** وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوت کی اس کی عداوت کی۔ چونکہ آئل کا لفظ لغت مین مل نہ سکتا ہوگا یا زبان مین کم مستعمل ہوتا ہوگا اس لئے الہام نے خود اس کی تفصیل کر دی ہے (یہ گذشتہ چند روز کا الہام ہے)

جسطرح انبیاء کے صفات ہوتے ہین اسی طرح ملائکہ کے بھی صفات ہوتے ہین اور اصبعہ کے اجتہادی معنے جو کچھ ہم کرین۔ اصل واقعہ تو اس وقت معلوم ہوگا جب وہ ظہور پذیر ہوگا ایک نووارد صاحب نے عرض کی کہ کاش مجھ بھی جبرائیل دکھلایا جاتا۔

فرمایا جب خدا آپ کو وہ آنکھین عنایت کرے گا تو آپ بھی دیکھ لینگے **وما نتنزل الا بامر ربک** وہ تو خدا کے حکم سے نازل ہوتا ہے جب محمد حسین بٹالوی نے رسالہ کفر کا لکھا تھا اور لوگون کو بھڑکایا تھا کہ یہ مسلمان نہین ان کے جنازہ نہ پڑھو۔ مسلمانون کے قبرستان مین ان کو دفن نہ کرو اس وقت لوگ بھڑکے۔ اور ہماری مخالفت عام ہوگئی اور بغض و عداوت حد سے بڑھ گیا۔ اس وقت مین نے کشفی حالت مین دیکھا کہ بھائی غلام قادر کی شکل پر ایک شخص آیا۔ مگر فوراً مجھے معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے مین نے کہا کہ تم کہان سے آئے ہو۔ کہا۔ **جئت من الحضرت** مین جناب باری سے آیا ہون چونکہ وہان بہت لوگ معلوم ہوتے تھے مین نے اس سے الگ ہوکر ایک بات کرنے کی درخواست کی تو وہ علیحدہ ہوکر مجھے پوچھنے لگا مین نے کہا لوگ تو مجھ سے علیحدہ ہوگئے ہین۔ کہا نہین ہم تمہارے ساتھ ہین مگر میری حالت کشف جاتی رہی۔

فرمایا سچی بات تو یہ ہے کہ اگر صرف حدیث کو مدار شریعت کہا جاوے اور قرآن کو ترک کر دیا جاوے تو یہ ایک تباہی کا نشان ہے جو حدیثین قرآن کی موافق ہین ان کی تو عزت کرو اور تعظیم کرو اور دوسری کو ترک کرو۔

عرب صاحب نے سوال کیا کہ قیامت کے دن لوگ جس طرح مرتے ہین اوسی طرح اول و آخر نمبروار حاضر ہون گے یا ایکدم تمام متقدمین و متاخرین اکٹھے اوٹھینگے فرمایا الگ الگ ثابت نہین سب اکٹھے اوٹھینگے۔ ماننا پڑتا ہے

کہ ہمارا خدا بڑا قادر خدا ہے۔ دیکھو نطفہ کیا چیز ہے اور
پھر اس سے کسطرح انسان کامل بنجاتا ہے۔ ہر شخص جو خدا کو
ماننے والا ہے۔ سورج چاند وغیرہ اجسام کو دیکھکر کیا
وہ یہ بتلا...... سکتا ہے کہ کن چھکڑوں پر یہ اسباب آیا
تھا اور ان کا مصالح کہان سے آیا تھا یہی ماننا پڑے
گا اور پڑتا ہے کہ انما امرہ اذا اراد شیئاً
ان یقول لہ کن فیکون پھر ہم کو ایسا ہی ماننا چاہئے
کہ قیامت کے روز سبکو یکدم مقابلہ کرا دیگا اور جن حسرتون
مین مومن مر گئے تھے اور انکو معلوم نہ تھا کہ ہمارے مخالفون
کا کیا حال ہوا وہ ان کو دکھلا دیا جاوے گا کہ دیکھو اے راستباز
بندو یہ منکرین کا حال ہے تب اون راستبازون
کو لذت آوے گی۔

پس خدا کو ہم مان ہی نہین سکتے جب تک کہ اس کو
صاحب مقدرت کلی نہ مان لین۔

پہلے اس کے کامون کو دیکھو ہم سب کو ماننا پڑتا ہے کہ ان کا
کوئی فاعل ہے پھر کیا وجہ کہ ایک حصہ مین تو اگر ماننا او ایک
حصہ مین اس کا انکار کرنا اور شبہات مین پڑنا۔ یا تو پہلی دفعہ
سے ہی انکار کرنا چاہئے یا کلی ماننا۔ خدا کی صفات [illegible] غیر
محدود ہین کیا دنیا کی ہزارہا مخلوق اس بات کی کافی دلیل نہین کہ
خدا بڑا قوی خدا ہے۔

خدا کبھی معطل نہین ہوگا۔ ہمیشہ خالق۔ ہمیشہ رازق ہمیشہ
رب۔ ہمیشہ رحمن۔ ہمیشہ رحیم ہے اور رہیگا۔ میرے نزدیک ایسے
عظیم الشان جبروت والے کی نسبت بحث کرنا گناہ مین داخل ہے

خدا نے کوئی چیز منوانی نہین چاہی جس کا نمونہ یہان
نہین دیا۔ ہم لڑکپن مین ایسا کرتے تھے اور دیکھتے تھے کہ
گلہری کو جب مار دیا جاوے تو وہ بے حس و حرکت ہو جاتی
تھی مگر پھر اگر اس کے سر کو گوبر مین دیا جاوے تو وہ زندہ
ہو جایا کرتی تھی اسیطرح مکھی۔ پھر یہ موت حقیقی موت
نہین ہوتی۔ نیند اور غشی بھی موت ہی ہے

عرب صاحب نے سوال کیا کہ فرشتہ مرنے کے بعد
کس زبان مین سوال کریگا۔

فرمایا ہمین انگریزی۔ فارسی۔ عربی۔ اردو۔ وغیرہ
زبانون مین الہام ہوتے ہین فرشتہ ہر زبان بول سکتا ہے

سوال کیا۔ کیا فرشتہ یہی سوال کریگا من
ربک ومن نبیک اگر یہی سوال ہوگا تو
اس کے جواب یاد کر لئے جاوین تو وہان پاس ہو سکتے
ہین فرمایا نہین۔ یہ ایک ایمانی بات ہے یہی دو لفظ
یاد کر کے دنیا کے امتحانون کی طرح کبھی پاس نہین ہو
سکتا بلکہ انسان جس رنگ سے رنگین ہوگا وہی جواب اس کے
منہ سے نکلیگا۔ پھر لکھا ہے بوجہ من الوجوہ

قبر مین راحت یا رنج کا سامان مہیا کیا جاوے گا۔

پھر عرب صاحب کے سوال پر فرمایا کہ مرنے کے بعد
مردے کا تعلق زمین سے ضرور رہتا ہے۔ مومن کا تعلق
ایک آسمان سے ہوتا ہے اور ایک زمین سے۔ اصل حساب
وکتاب تو برزخ مین ہو جاویگا مگر مقابلہ کرانا باقی رہ
جاویگا وہ حشر کو ہوگا۔

ہزارون انبیاء۔ دجال۔ کذاب۔ کفار۔ ملعون وغیرہ
وغیرہ خطاب پاتے گئے قیامت مین اس لئے حشر ہوگا
کہ ان کو عزت کی کرسی پر بٹھا کر اور مکذبون کو ذلت کا عذاب
دیکر دکھلایا جاوے گا کہ دیکھو کون صادق اور کون کاذب
تھا۔

سوال کیا کہ حشر کو جسم ہوگا یا نہین اور یہی جسم ہوگا یا
کوئی اور۔

فرمایا حشر مین جسم دیئے جاوین گے یہ نہین کہ یہی ہوگا یا کوئی
اور۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ تین سال کے بعد پہلا جسم
انسانی ضایع ہو جاتا اور اس کا قائم مقام نیا آ جاتا ہے
پھر ہمارا ایمان ہے کہ ان کو بدن ملے گا مگر جسطرح اس علیم کے
علم مین ہے ہمارا اس پر ایمان ہے کہ وہ قادر ہے کہ اس بدن
سے بھی کچھ حصہ اسے دیدے اور اس کے سوا اور جسم
بھی عطا کرے۔

سوائے ذات باری کے کسی کی یہ صفت نہین کہ
ہمیشہ ابدی رہے اور یہ طاقت خدا ہی انسان کو دیگا کہ پھر
وہ ابدی بنجاوے۔

پھر سوال کیا۔ کیون یہ مرتبہ صرف انسان کو ہی
ملیگا اور حیوانات کو نہین دیا جاویگا۔

فرمایا اس پر ہم جھگڑ نہین سکتے جیسے ایک شخص
سخاوت کرتا ہے۔ ایک فقیر کو وہ پیسہ دیتا ہے اور
دوسرے کو روپیہ۔ مگر جس کو وہ پیسہ ملا ہے وہ حق
نہین رکھتا کہ جھگڑا کرے۔ بہشت والون کو تو ابدی رہنا
ہوگا اور حدیثون مین بھی آیا ہے کہ دوزخی ہمیشہ اس مین
نہین رہین گے جیسے فرمایا یاتی علی جھنم زمان
لیس فیھا احد کیونکہ وہ بھی آخر خدا کے
ہاتھ سے بنے ہوئے ہین۔ ان پر کوئی زمانہ ایسا آنا
چاہئے کہ ان کو عذاب کی تخفیف دیجاوے۔

یہ معرفت کی باتین ہوتی ہین۔ جھنم سے نکلین گے
مگر یہ نہین لکھا کہ بہشت مین مومنین کی طرح ان کو بھی کچھ
حصہ ملے گا ہان ان کے ماتھے پر دوزخ کا نشان ہوگا

پھر سوال کیا۔ کہ بہشت والون کو روز کا عیش و آرام
بھی دکھ ہو جاوے گا

فرمایا بہشت مین بھی ہر روز ایک تجدد ہوتا رہیگا
اسیطرح دوزخیون پر بھی لکھا ہے بدلنھم جلودا

غیرھا۔ مگر خدا کا تجدد بے پایان ہے جو کبھی
ختم نہین ہوگا۔

خدا کے کامون مین انتہا نہین فرماتا ہے ولدینا مزید
یعنی زیادتی ہوتی رہیگی۔

پھر سوال کیا کہ مین نے آج سے پہلے کبھی روزہ
نہین رکھا اس کا کیا فدیہ دون۔

فرمایا خدا ہر شخص کو اس کی وسعت سے باہر دکھ نہین
دیتا۔ وسعت کے موافق گذشتہ کا فدیہ دیدو اور آئندہ
عہد کرو کہ سب روزے ضرور رکھون گا۔

(از م۔ ف۔ ا)

منظوم السلام الفصیح فی تعلیم المسیح

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مگر پاس آئے نہ دو تم تحیر
کہ ممکن ہے کیسے خدا مین تغیر
تغیر خدا مین نہ ہوگا ذرا کچھ
ازل سے نہ بدلا نہ بدلے خدا کچھ
وہ پہلے سے ہے اور کامل خدا ہے
وہ خالق ہے مخلوق اس سے جدا ہے
مگر جب کوئی بڑھ کے نیکی دکھائے
خدا بھی نئی اک تجلی دکھائے
چڑھے مرد بان ترقی پہ جون جون
ترقیٔ قدرت کا جلوہ ہو افزون
وہ قدرت دکھاتا ہے عادت سے بڑھکر
جو بندہ بدل جائے عادت سے بڑھکر
جو ایسا بدل کر دکھائے خدا کو
خوارق مین اور معجزون مین شمل ہو
جب ایسے خدا پر یقین تم کو آئے
تو سمجھین گے تم ہم پہ ایمان لائے
نہ کچھ فکر نفس اور آرام کی ہو
طلب دل مین صرف اس دلآرام کی ہو
مقدم وہی ہو علائق کو توڑو
الگ ہو کے سب سے فقط اس سے جوڑو
دکھاؤ رہِ حق مین صدق و وفا تم
بنو مردِ میدان و شیرِ خدا تم
پرستار اسباب ہی ابن آدم
عزیز و اقارب پہ مرتا ہے ہر دم
وہ ہے محوِ حُبِّ عزیزانِ جانی
یہی دل کی ٹھنڈک یہی شادمانی

مگر تم کو صرف اوس خدا کی طلب ہو
مقدم وہی اور اوس کا ادب ہو
کرو اس طرح تم عبادت خدا کی
بنو آسمان پر جماعت خدا کی
ہمیشہ رہی ہے خدا کی یہ عادت
دکھاتا رہا ہے نشان ہائے رحمت
یہ اوس خوان نعمت سے بہرہ ہے اسکو
کہ ہو اپنے منعم کا دل سے رضا جو
الگ تم سے ہو خواہ ساری خدائی
خدا اور تم مین نہ ہو کچھ جدائی
تمہاری رضا بس رضائے خدا ہو
کوئی اپنی خواہش نہ اوس سے جدا ہو
ہر اک حال مین رنج ہو یا کہ شادی
مرادین میسر ہو یا نامرادی
اسی آستان پر گرے سر تمہارا
بڑے وقت مین ہو اوسی کا سہارا
جو چاہے کرے اس کے آگے جھکو تم
قدم آگے رکھو نہ ہرگز رکو تم
جب ایسا کرو گے ملو گے خدا سے
جو مدت سے چہرہ چھپائے ہوئے ہے
کوئی تم مین ہے ایسا کر کے دکھائے
نہ آگے خدا کے ذرا سر ہلائے
رضائے خدا سے رضائے دلی ہو
قضاء و قدر سے اُسے آشتی ہو
جہان ہو مصیبت وہین مر مٹو تم
ترقی اسی مین ہے جتنا بڑھو تم
(باقی آئندہ)

۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور سوائے عشا کے کوئی ذکر اور مجلس نہین ہوئی

سیر

خدا تعالےٰ کے انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے زیادہ خدا کی کیا عنایت ہو سکتی ہے کہ ہر ایک موقعہ پر قبل از وقت بشارت دیجاتی ہے اور فتح اور نصرت کے وعدے کئے جاتے ہین خون کا مقدمہ جب مجھ پر بنایا گیا تو قبل از وقت اس کی اطلاع دی گئی اور پھر اس کے واقعات اور انجام سب کچھ بتایا گیا جن کی تفصیل **کتاب البریہ** مین ہے ایسی باتین اس لئے ہوتی ہین کہ جن کی ایمانی آنکھ کمزور ہے خدا تعالیٰ کی قدرتون کی شعاع ان کی بصارت کو جلا دیوے اور ایمان مین ترقی کرین ۔ اس لئے جو کچھ سنایا جاوے اوسے خوب یاد رکھنا چاہیئے یا لکھ لینا چاہئے تاکہ یاد رہے ۔ بعض آدمی میری باتون کو سنتے ہین مگر یاد نہیں رکھتے حالانکہ ان باتون کے یاد رکھنے سے ایمان کو قوت ملتی ہے ۔

اس کے بعد عرب صاحب حضرۃ اقدس سے مولوی محمد حسین بٹالوی کے ابتدائی حالات دریافت کرتے رہے جبکہ مولویصاحبکو حضرۃ اقدس سے کمال درجہ حسن ظن تھا اور حضرۃ اقدس کی کفش برداری کو وہ اپنی سعادت خیال کیا کرتے تھے حضرت اقدس کا وضو خود اپنے ہاتھ سے لوٹا لیکر کرانا ایک نعمت غیر مترقبہ جانتے تھے اور جبکہ مولوی صاحب نے ایک مکان بنایا تو آکر درخواست کی اور بڑے تضرع سے کہا کہ تبرکاً آپ دو گھنٹہ کیواسطے اوس مکان مین تشریف رکھین اور اسیطرح مولوی صاحب کے والد صاحبکا بھی حضرت اقدس پر حسن ظن تھا اور وہ اکثر حصہ مہینہ کا قادیان مین آکر گذارہ کرتے تھے اور کچھ حضرۃ اقدس کی پرانی وجاہت سے بھی موثر تھے اور خود محمد حسین صاحب بھی ایک مدت دراز تک معاون رہے بلکہ مخالفون سے لڑتے رہے اور اسی حسن عقیدت سے انہوں نے براہین احمدیہ پر ریویو لکھا یا بلکہ ان کا یہ حال تھا کہ لوگون کو کہا کرتے کہ قادیان جاؤ وہان خدا کا نور نازل ہو رہا ہے قاعدہ تھا کہ اکثر قادیان کی چھوٹی مسجد مین آکر بیٹھ رہتے بلکہ ایکدفعہ یہ ارادہ ظاہر کیا کہ مین سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خلوت نشینی قادیان مین چاہتا ہون مگر حضرۃ نے روک دیا اور کہا کہ ابھی صبر کرو ۔

جب حضرت نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر دعوی مسیحیت کا اظہار کیا تو اس وقت انہون نے لکھا تھا کہ تم نے اگر یہ دعوی کرنا تھا تو مجھ سے مشورہ کیون نہ کیا مین لوگون کو منوا دیتا اور نہین تو ازکم چپ کرا دیتا مگر حضرت نے یہ خیال لکھا کہ مین تو خدا کے حکم کا پابند ہون اس مین کیون کیسکا مشورہ لون ۔

عرب صاحب نے سوال کیا کہ پھر مولوی محمد حسین صاحب کو کیون توفیق دیجا دیگی کہ وہ حضور کی طرف میں کرین ۔

فرمایا اسی لئے کہ ایک عرصہ تک ہماری تائید مین رہ چکے ہین اور ان کو بڑی حسن عقیدت تھی خدا تعالےٰ نے اس لئے تو ان کو **فرعون** سے مشابہت دی ہے کیونکہ وہ موسیٰ کا مربی تھا اور یہ اوسی سلوک اور تربیت کا نتیجہ تھا کہ اوسے آخری وقت ایمان نصیب ہوا ۔ قرآن شریف سے اس کا جہنمی ہونا ثابت نہین ہوتا ۔ اگرچہ قوم کو اُس نے جہنم مین بھیجا اور غرق بھی کیا مگر آپ اس وقت ایمان لے آیا ۔

یہ خدا تعالےٰ کے تقاضائے رحمت ہوتے ہین ایک کتاب مین مین نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے مین ایک شخص بہروپیا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کے شکل پر سوانگ بنایا کرتا تھا جب وقت سب قوم فرعون کی غرق ہوئی تو وہ بچا رہا ۔ حضرت موسیٰ نے خدا تعالےٰ سے اس کا باعث دریافت کیا تو فرمایا کہ چونکہ یہ تیرے چہرے جیسا چہرہ بنایا کرتا تھا اس لئے ہماری رحمت نے تقاضا نہ کیا کہ تیری مثیل شکل کو غرق کرین ۔

پھر عرب صاحب نے پوچھا کہ ہم مولوی صاحب کی نسبت کیا تصور کرین ۔

فرمایا اب تک جسطرح خدا نے ان کو یاد کیا ہو ویسا ہی تم بھی تصور کرو جس شخص کا نام خدا نے نطفہ رکھا ہے اُسکو ہم نطفہ ہی کہین گے پھر جب خدا اس کا نام مضغہ رکھے تو ہم بھی مضغہ کہین گے اور پھر بچہ پیدا ہو کر بچہ نام ہوگا تو بچہ پکارین گے اس مین ہمارا کیا دخل ہے ۔ (از م ۔ ف ۔ ر)

(اپنی جماعت کو نصیحت)

بین المغرب و عشا حضرت اقدس عشا کی نماز سے فارغ ہوئے تو ابو سعید عرب صاحب اور دیگر چند ایک احباب نے بیعت کی بعد بیعت حضرت اقدس نے مبائعین کو مخاطب ہو کر فرمایا یہ نہ خیال کرو کہ نری بیعت کے چند لفظ تمہارے لئے کافی ہون گے ۔ اللہ تعالیٰ نے ان دنون مین کئی دفعہ ظاہر کیا ہے کہ زمین پر بڑا غضب شدید ہو اور یہ کسی کو خبر نہین ہے کہ کب تک ہے اور کیا ہے مگر یہ خدا کے لفظ ہین انسان تو جھوٹا ہو سکتا ہے مگر خدا جھوٹا نہین ان لفظون سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک نفس پر ابتلا ہے اوس پر بھی اور اس کے اہل و عیال پر بھی ۔ مگر اس ابتلا سے وہ اوسی وقت محفوظ رہ سکین گے اگر تقویٰ اختیار کرین اور ایسا تقوی اختیار کرین جیسے کہ سوئی کے ناکہ سے انسان گذرتا ہے ۔ فضول زندگی ہرگز فائدہ بخش نہین ہوا کرتی ۔ تقویٰ کی جو زندگی ہوتی ہے وہی انسان کے لئے مفید ہوتی ہے ۔ جب انسان اپنی عادتون کو بگاڑ کر بدلتا ہے اور ایک تنگ دروازہ سے داخل ہوتا ہے تو خدا بھی اس کے لئے عادتون کو بدلتا ہے ۔ خدا نے فرمایا ہے **غضبت غضبا شدیدا** مین ایک غضب شدید رکھتا ہون ۔ یہ طاعون کے بارے مین ہے اور یہ لفظ بھی اسی کی طرف سے ہین **انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم** اس مین جو ملامت کا لفظ ہے ایک ملامت تو زبان سے کرانا ہوتی ہے اور ایک وہ جو دل سے کی جاتی ہے پھر فرماتا ہے **افطر و اصوم** یعنی مین کھاتا بھی ہون اور روزہ بھی رکھتا ہون ۔ آجکل احمق لوگ خیال کر بیٹھے ہون گے کہ اب طاعون کم ہو گئی ہے مگر وہ نہین سمجھتے کہ یہ تو خدا تعالیٰ کے روزہ کے دن ہین کھانے کے

احمدیہ احباب تک ایک تازہ واقعہ کو پہنچانے کی خاطر اس نمبر مین مسلسل ڈائری کا بہت کم حصہ دیا گیا ہے اور اس کے قائم مقام مورخہ ۱۰ و ۱۱ - کی ڈائری اس جگہ درج کی جاتی ہے

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

عصر کیوقت خدا کے برگزیدہ حضرۃ مسیح موعود ؑ کو یہ خبر ہوئی کہ مولوی ثناؤ اللہ امرتسری قادیان مین آئے ہوئے ہین مگر آپنے اس کے متعلق صرف یہی فرمایا کہ ہزارون لوگ راہ رو آئے ہین ہمین اس سے کیا۔

مغرب کی نماز باجماعت ادا کر کے جب حضرۃ اقدس دولت سرا کو تشریف لیچلے تو ایک شخص نے ہاتھ مین قلم دوات لئے ہوئے حضرۃ کی خدمت مین کچھ کاغذات پیش کئے - وس قلم دوات سے اس کی یہ غرض تھی کہ حضرت سو رقعہ کی رسید لی مگر حضرت نے توجہ نکی اور اس کاغذ کو لیکر تشریف لیگئے اور جب عشا کی نماز کیواسطے تشریف لائے تو فرمایا کہ ایک ہی مضمون کے دو رقعہ مولوی ثناؤ اللہ کی طرف سے پہونچے ہین نہیں معلوم کہ دو رقعون کی کیا غرض تھی اس وقت یہ عقدہ حل ہوا کہ غالبًا دوسرا رقعہ دستخط یعنی رسید رقعہ لینے کیواسطے تھا مگر قاصد کو رسید مانگنے کی جرأت نہ ہوئی - اور وہ رقعہ اس وقت سید سرور شاہ صاحب کے حوالہ کیا گیا کہ وہ اسے پڑھکر اہل مجلس کو سنا دیوین وہ رقعہ یہ تھا

بخدمت شریف جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

خاکسار حسب دعوۃ آپکے مندرجہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱ و ۲۳ قادیان مین اس وقت حاضر ہے جناب کی دعوت قبول کرنے مین آجتک رمضان شریف مانع رہا ورنہ توقف نہ ہوتا مین اللہ جل شانہ کی قسم کہتا ہون کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہین چونکہ آپ (لفعل خود) ایک ایسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز اور مامور ہین جو تمام بنی نوع کی ہدایت کے لئے عمومًا اور مجھ جیسے مخلصون کے لئے خصوصًا - اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری ہدایت اور تفہیم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرین گے اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت دین گے (۱)

مولوی ثناؤ اللہ صاحب نے اپنے رقعہ مین جس عبارت کا حوالہ اعجاز احمدی سے دیا ہے وہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین اور جو عبارت جلی قلم سے لکھی ہے وہ آئندہ تمام کارروائی کی روح ہے۔

یہی باتین مولوی ثناء اللہ نے مقام مُدّ کے مباحثہ مین پیش کی تھین ان باتون سے ہر ایک خدا ترس سمجھ سکتا ہے کہ کہان تک ان مولوی صاحبون کی نوبت پہنچ گئی ہے وہ جوش تعصب سے منہاج نبوۃ کو اور اس معیار کو **جو نبیون کی شناخت کے لئے مقرر**

کی ہے پیش نظر نہیں رکھتے

اور ہر ایک اعتراض ان کا سراسر جھوٹ اور شیطانی منصوبہ ہوتا ہے اگر یہ سچے ہین تو قادیان مین آکر کسی پیشگوئی کو جھوٹی تو ثابت کرین اور ہر ایک پیشگوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ **لیکن اس تفتیش کے وقت منہاج نبوت کو معیار صدق و کذب کے لئے ٹہراوین** مین یقینًا کہتا ہون کہ اگر میرے معجزے اور پیشگوئیان ان کے نزدیک صحیح نہین توان کو تمام انبیاء علیہ السلام سے انکار کرنا پڑیگا اور آخر ان کی موت کفر پر ہوگی - منہ

اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہین کہ وہ اس تحقیق کے لئے قادیان مین آوین اور تمام پیشگوئیونکی پرتال کرین اور ہم قسم کہاکر وعدہ کرتے ہین کہ **ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوۃ کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ ان کی نذر کرین گے** ورنہ ایک خاص تغمہ لعنت کا ان کے گلے مین رہیگا اور ہم آمد و رفت کا کرایہ بھی دین گے اور کل پیشگوئیون کی پرتال کرنی ہوگی تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جاوے اور اسی شرط سے روپیہ ملیگا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

حضرت اقدس نے اس پر فرمایا کہ ہم طیار ہین وہ ہفتہ عشرہ آرام سے سب باتین سنے اور اس کا منشاء مباحثات کا ہو تو یہ اس کی غلطی ہے کیونکہ اب مدت ہوئی کہ ہم مباحثات کو بند کر چکے ہین اگر اس کو طلب حق کی ضرورت ہے تو رفق اور آہستگی سے اپنی غلطی دور کرا دے طالب حق کے واسطے ہمارا دروازہ کھلا ہوا ہے ہان جو شخص ایک منٹ رہکر چلا جانا چاہتا ہے اور اسے فتح اور شکست اور ہار اور جیت کا خیال ہے وہ مستفید نہین ہو سکتا بجز ایسے شخص کے جو نیک نیت بنکر آوے - ہم تو دوسرے کے ساتھ کلام کرنا بھی تضیع اوقات خیال کرتے ہین ہمین تعجب ہے کہ وہ کیون نار کے ہان جا کر اترے چاہیئے تھا کہ مستفیدون کی طرح آتا اور ہمارے مہمان خانہ مین اترتا۔

پھر فرمایا کہ ہم اس رقعہ کا صبحکو جواب دیوینگے۔

اس کے بعد حضرت اقدس جب نماز سے فارغ ہو کر تشریف لیچلے تو ثناؤ اللہ صاحب کے قاصد نے آواز دی کہ حضرت جی مولوی ثناؤ اللہ صاحب کے رقعہ کا کیا جواب ہے حضرت نے فرمایا کہ صبحکو دیا جاویگا قاصد نے پوچھا کہ مین آکر جواب لے جاؤن یا آپ بذریعہ ڈاک روانہ کرین گے حضرت اقدس نے فرمایا خواہ تم لے جاؤ خواہ ثناؤ اللہ آکر لیجاوے پھر آپنے قاصد کا نام پوچھا اس نے کہا محمد صدیق

مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز کو جب حضرۃ اقدس تشریف لائے تو قبل از نماز آپنے وہ رقعہ جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے رقعہ کے جوابمین تحریر فرمایا تہا وہ احباب کو سنایا اور وہ رقعہ یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از طرف عائذ باللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وایّد۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

آپکا رقعہ پہنچا - اگر آپ لوگون کی صدق دل سے یہ نیت ہو کہ اپنے شکوک و شبہات پیشگوئیون کی نسبت یا ان کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعوی سے تعلق رکھتے ہون رفع کرا دین تو یہ آپ لوگون کی خوش قسمتی ہوگی اور اگرچہ مین کئی سال ہوئے کہ اپنی کتاب انجام آتھم مین شائع کر چکا ہون کہ مین اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہ کرونگا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیون اور اوباشانہ کلمات سننے کے اور کچھ نہین ہوا مگر مین ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنیکے لئے طیار رہون اگرچہ آپنے اب بھی اس رقعہ مین دعوی تو کر دیا ہے کہ مین طالب حق ہون مگر مجھے تامل ہے کہ اس دعوے پر آپ قائم رہ سکین کیونکہ آپ لوگونکی عادت ہے کہ ایک بات کو کشان کشان بیہودہ اور دور مباحثات کی طرف لے آتے ہین اور مین خدا تعالے کے سامنے وعدہ کر چکا ہون کہ ان لوگون سے مباحثات ہرگز نہین کرونگا سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے وہ یہ ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنے کے لئے **اول** یہ اقرار کرین کہ آپ منہاج نبوت سے باہر نہین جاوینگے اور وہی اعتراض کرینگے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یا حضرت عیسٰی ؑ پر یا حضرۃ موسٰی ؑ پر یا حضرۃ یونس پر عائد نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن کی پیشگوئیون پر زد نہ ہو **دوسری شرط** یہ ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے ہرگز مجاز نہ ہون گے صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دیدین کہ میرا یہ اعتراض ہے پھر آپ کو عین مجلس مین مفصل جواب سنایا جائیگا اعتراض کے لئے لمبا لکھنے کی ضرورت نہین ایک سطر یا دو سطر کافی ہین **تیسری** یہ شرط ہوگی کہ ایک دن مین صرف ایک ہی آپ اعتراض پیش کرین گے کیونکہ آپ اطلاع دیکر نہین آئے چورون کی طرح آگئے اور ہم ان دنون مین بباعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے دو گھنٹہ سے زیادہ خرچ نہین کر سکتے۔

مرقوم فتح دین والسلام ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء - خاکسار ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

یاد رہے یہ ہرگز نہ ہوگا کہ عوام کالانعام کے روبرو آپ واعظ کی طرح ہمسے گفتگو شروع کردیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا جیسے صم بکم یہ اس لئے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جاوے اول صرف ایک پیشگوئی کی نسبت سوال کریں میں تین گھنٹہ تک اس کا جواب دیسکتا ہوں

اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جائیگا کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھکر پیش کرو آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سناویں ہم خود پڑھ لیں گے مگر چاہیئے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو اس طرز میں آپکا کچھ حرج نہیں ہے کیونکہ

آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں یہ طریق شبہات دور کرنے کا بہت عمدہ ہے میں باواز بلند لوگوں کو سنا دونگا کہ اس پیشگوئی کی نسبت مولوی ثناءاللہ صاحب کے دلمیں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اوس کا یہ جواب ہے اسیطرح تمام وساوس دور کردئے جاوینگے لیکن اگر چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپکو بات کا موقع دیا جاوے تو یہ ہرگز نہیں ہوگا ۱۴ جنوری ۱۹۰۳ء تک میں اس جگہ ہوں بعد میں ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤنگا سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے لیکن ۱۴ جنوری تک ۳ گھنٹہ تک آپکے لئے خرچ کر سکتا ہوں اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیویں تو یہ ایسا طریق ہے کہ اس سے آپکو فائدہ ہوگا ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے خود خدا تعالیٰ فیصلہ کریگا والسلام علی من اتبع الہدیٰ

سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو سطر دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جائینگے اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤنگا ایسے ہی صد ہا آدمی آتے ہیں اور وسوسہ دور کرا لیتے ہیں ایک بھلامانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کریگا اوس کو اپنے وساوس دور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں ؎

مہر

مرزا غلام احمد

اور فرمایا کہ یہ طریق بہت امن کا ہے اگر یہ نہ کیا جاوے تو بد امنی اور بد نتیجہ کا اندیشہ ہے پھر فرمایا کہ ابھی فجر کو میں نے ایک خواب دیکھا۔

رویا کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے اس کی ایک طرف کچھ اشتہار ہے اور دوسری طرف ہماری طرف سے لکھا ہوا ہے جسکا عنوان یہ ہے

"بقیۃ الطاعون"

اس کے بعد فجر کی نماز ادا ہوئی تو حضرت اقدس نے قلم دوات طلب فرمائی اور کہا کہ کچھ تھوڑا سا اور اوس رقعہ پر لکھنا ہے اتنے میں مولوی ثناءاللہ صاحب کے قاصد پھر آموجود ہوئے اور جواب طلب کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ ابھی لکھکر دیا جاتا ہے پھر بقیہ حصہ آپنے لکھکر اپنی خدام کے حوالہ کیا کہ اس کی نقل کرکے روانہ کردو وہ حصہ رقعہ کا یہ ہے:۔

"بالآخر اس غرض کے لئے اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں تو قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی نجاویں دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں (۱) اول چونکہ میں انجام آتھم میں خدا سے قطعی عہد کرچکا ہوں کہ ان لوگوں سے کوئی بحث نہیں کرونگا اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپکی کوئی بات نہیں سنونگا صرف آپکو یہ موقعہ دیا جاویگا کہ آپ اول ایک اعتراض جو آپکے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیشگوئی پر ہو ایک سطر یا دو سطر یا حد ۳ سطر تک لکھکر پیش کریں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی اور منہاج نبوت کی رو سے قابل اعتراض ہے اور پھر چپ رہیں اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دونگا جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں پھر دوسرے دن دوسری پیشگوئی اسیطرح لکھکر پیش کریں یہ تو میری طرف سے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤنگا اور کوئی زبانی بات نہیں سنونگا اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ ایک کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر آپ سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہوجاویں اور ناحق فتنہ فساد میں عمر بسر نہ کریں اب ہم دونوں میں سے ان دونوں قسموں سے جو شخص انحراف کریگا اوس پر خدا کی لعنت ہو اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے آمین۔ سو میں اب دیکھونگا کہ آپ سنت نبویہ کے موافق اس قسم کو پوری کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لیجاتے ہیں۔ اور چاہیئے کہ اول آپ مطابق اس عہد موکد بقسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھکر بھیجدیں اور پھر وقت مقرر کرکے مسجد میں مجمع کیا جاویگا اور آپ کو بلایا جاویگا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کردئے جاوینگے ؎"

انجام آتھم کی وہ عبارت جسکا حوالہ حضرت اقدس نے اپنے خط میں دیا ہے یہ ہے

امروز ہر چہ برما از فرض تبلیغ بود ادا کردیم و نفس خود را از گناہ ترک واجب محفوظ داشتیم۔ و وقت آمد کہ ما ازین **مباحثات روگردانیم** مگر آنچہ شبہ سالکان روکند و قصد کردیم کہ بعد ازیں توضیحات علماء را مخاطب نکنیم اگرچہ دشنام ہا دہند چنانچہ پیش ازیں عادات خود نمودہ اند و ما بر ایشان درشتی کہ کردیم محض برائے آگاہانیدن کردیم و اعمال نزد خدا تعالیٰ وابستہ بہ نیت ہا ہستند پس اکنون ایشان را با اشکہائے جاری از حسرتہا وداع میکنیم و با چشمہائے پرآب رخصت مینمائیم پس امروز این رسالہ از **ما خاتمہ مخاطبات است** (انجام آتھم صفحہ ۲۸۲)

رقعہ دیکر آپ تشریف لے گئے اور اندر سے حضور نے کہلا بھیجا کہ رقعہ وہاں ان کو جاکر سنا دیا جاوے اور پھر ان کے حوالے کردیا جاوے۔

چنانچہ حسب الحکم حضرۃ صاحب مولوی سید سرور شاہ صاحب اوس رقعہ کو لیکر ثناءاللہ صاحب کے مکان پر گئے یہ ایک کوٹھری تھی جس میں قادیان کی آریہ سماج کا جلسہ وغیرہ ہوا کرتا ہے وہاں مولویصاحب کے پاس بہت سے آدمی اور ۳ پولیس مین بھی تھے وہاں جاکر وہ رقعہ سناکر مولوی صاحب کے حوالے کیا گیا۔ مگر مولوی صاحب نے اس رقعہ کو غور سے نہ دیکھا اور خط دیکھکر کہا کہ یہ مرزا صاحب کا لکھا ہوا نہیں ہے مگر ان کو دکھلایا گیا کہ اس پر حضرۃ مرزا صاحب کی مہر اور دستخط ثبت ہیں آخری حصہ رقعہ جو کہ بعد میں لکھا گیا تھا چونکہ اس پر حضرت کے دستخط نہ ہوئے تھے اس لئے وہ واپس پھر حضرت کی خدمت میں بھیجا گیا اور ایک صاحب الہ دتا نامی نے چاہا کہ اعجاز احمدی کی عبارت پر سید محمد سرور شاہ صاحب سے کچھ گفتگو کرے مگر سید صاحب نے کہا کہ میرے مخاطب مولوی ثناءاللہ ہیں نہ کہ آپ اور پھر پولیس مین نے بھی ان کو کہدیا کہ کوئی کلام زبانی نہ ہو صرف رقعہ کا جواب رقعہ سے دیا جاوے اور باقی کل احمدی احباب کو کہدیا کہ وہ اب رقعہ دئے جانے کے بعد اپنے اپنے مقام پر چلے جاویں۔ اتنے میں رقعہ کا باقی حصہ دستخط ہوکر آگیا اور مولویصاحب کے حوالہ کردیا گیا تھوڑی عرصہ کے بعد پھر مولوی ثناءاللہ صاحب کی طرف سے جو جواب لجواب آیا وہ یہ ہے۔

"الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد از خاکسار ابوالوفا ثناءاللہ بخدمت مرزا غلام احمد صاحب آپ کا طولانی رقعہ مجھے پہنچا مگر افسوس کہ جو کچھ تمام ملک کو گمان تھا وہی ظاہر ہوا جناب والا جبکہ میں آپ کی حسب دعوۃ مندرجہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱-۲۳ حاضر ہوا ہوں اور صاف لفظوں میں رقعہ اولی میں اونہی صفحوں کا حوالہ دے چکا ہوں تو پھر اپنی طول کلامی جو آپکی ہے بجز **العادۃ طبیعۃ ثانیۃ** کے اور کیا معنے رکھتی ہے جناب کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ اعجاز احمدی کے صفحات مذکورہ پر اس نیاز مند کو تحقیق کے لئے بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں (خاکسار) آپکی پیشگوئیوں کو جھوٹی ثابت کروں تو فی پیشگوئی مبلغ سو روپیہ انعام لوں اور اس رقعہ میں آپ مجھکو ایک دو

درس قرآن

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اس سے پیشتر بیان ہو چکا ہی کہ اللہ کے صفات کاملہ کیا ہین جب ایسی کاملہ صفات سے متصف معبود کی ہستی پر آگاہی ہوتی ہے تو ایک سلیم القلب انسان بے اختیار بول اُٹھتا ہے۔

ایاک نعبد خصوصیت کے ساتھ ایسی ہی ذات پاک ہر ایک قسم کی عظمت اور پرستش کے قابل ہے اے مولا ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہین اور چونکہ اس عالم کے ایک ایک ذرہ پر تیری ربوبیت کام کر رہی ہے اور تو ہی مرتبہ کمال تک پہنچانیوالا ہے اس لئے **ایاک نستعین** ہم صرف تجھہ ہی سے استعانت یعنی مدد اور دستگیری طلب کرتے ہین۔

بعض لوگ اس مقام پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ **ایاک نستعین** اول مقدم ہونا چاہئے تھا اور **ایاک نعبد** اس کے بعد کیونکہ عبادت کے لئے استعانت اللہ تعالےٰ سے اول طلب کرنی چاہیے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ شرعی امور مین خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ انسان اول خدا تعالیٰ کے عطا کردہ انعامات سے کام لیکر اوس کا شکر یہ ادا کرے تو پھر اللہ تعالیٰ اور انعامات عطا کرتا ہے چنانچہ یہ امر نبی کریم صلعم کی اوس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے جس مین یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میرا بندہ میری طرف ایک بالشت بھر آوے تو مین ایک ہاتھ اس کی طرف آتا ہون اور اگر وہ ہاتھ بھر چلکر آوے تو باع بھر چلکر آتا ہون اور اگر چلکر آوے تو مین دوڑ کر آتا ہون اس کے علاوہ خود قرآن شریف نے اس مضمون کو لیا جہان فرماتا ہے **لئن شکرتم لازیدنکم** پھر ایک اور جگہ ہے **والذین اھتدوا زادھم ھدی** خدا تعالےٰ نے جو قوتین انسان کو دی ہین ان سے تو اس نے ابھی کام لیا ہی نہین تو اس کو اور زیادہ مانگنے کی کیا ضرورت پڑ گئی اور ایسی حالت مین کیون خدا تعالیٰ اوسے اور دیوے۔ ایسی صورت مین تو اگلا دیا ہوا بھی واپس لیلینا چاہیئے کیونکہ اوس سے کام نہین لیا گیا اور خدا داد نعمت کی قدر نہ کی گئی تو **ایاک نعبد** کے یہ معنے ہین کہ انسان اعتراف کرتا ہے اور عمل کر کے دکھلاتا ہے کہ اے مولا جس قدر تو نے اپنے فضل سے عطا کیا ہے اوس سے تو کام لے رہا ہون اور موجودہ نعمت کو زوال سے محفوظ رکھنے اور اس مین بڑھنے کے لئے تیری ذات پاک سے استعانت طلب کرتا ہون گویا ان آیات کی ترتیب ایک طبعی ترتیب ہے جس کے بدلنے سے لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا موجودہ قانون قدرت ایک احسن اور ابلغ انظام پر نہین ہے

عبادت کے معنے ہین عاجزی انکساری سے فرمانبرداری کرنا۔ عبادت کے مفہوم مین اس نکتہ کو ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ نماز اور روزہ اور دیگر معروف عبادات جس ہیئت اور طرز سے ادا کیجاتی ہین اگر خلاف ہیئت اختیار کرنیسے ممکن نہین کہ ان پر ثواب یا رضائے الٰہی کا موجب ہون مثلاً یہ روزہ جو کہ ہم رکھتے ہین اگر ایک خاص وقت تک کھانے پینے سے باز رہنیکا نام ہے تو ضرور ہے کہ ہم جمعہ کو یا عید کے دن بھی روزہ رکھہ لیا کرین تو ثواب ملے لیکن ان ایام مین روزہ رکھنے سے تو ثواب کے بجائے عذاب ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق روزہ اپنی ذات سے عبادت نہین ہے اسی طرح اگر نماز بہ این ہیئت کہ ہم ادا کرتے ہین اگر عبادت ہے تو فجر کی دو رکعت کے بجائے اگر تین یا چار پڑھ لین تو بھی ثواب ہونا چاہیئے بلکہ زیادہ ہونا چاہیئے کیونکہ محنت زیادہ ہوئی۔ وہی کلمات ہین جن کی تکرار کثرت سے کی گئی ہے مگر ظاہر ہے کہ دو کے بجائے تین تو درکنار صرف ایک رکن نماز ہی بڑھا دینے سے ساری نماز باطل ہو کر موجب عذاب ہو جاتی ہے تو معلوم ہوا کہ نماز مطلق اپنی ذات سے عبادت نہین ہے۔ پھر ہم معاشرت کو دیکھتے ہین کہ وہی چہل پہل اور محبت اور پیار اور راز و نیاز کی باتین اور معاشرت کے حرکات ہین کہ جب انسان اپنی منکوحہ بیوی سے معاشرت کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے۔ لیکن جب ایک نامحرم عورت سے کرتا ہے تو عذاب کا مستحق ہے حالانکہ عورت ہونے مین تو بیوی اور نامحرم ایک ہی ہین اور وہی حرکات ہین تو ان نظائر سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز روزہ معاشرت اور دیگر عبادات شرعیہ مطلق اپنی ذات اور ہیئت کے لحاظ سے ہرگز نہین ہین بلکہ اس لئے عبادت کا لفظ ان پر آتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہین اور جب ان مین ایک ذرا سی بات بھی اپنی طرف سے ملا دی جاوے تو پھر یہ عبادت نہین رہتین اور اسی سے یہ بات خوب ظاہر ہو گئی کہ عبادت کے معنے اصل مین اطاعت کے ہی ہین اور ہر قابل اطاعت چونکہ تعظیم اور تعزیز کا مستحق ہوتا ہے اس لئے اس کے معنے عظمت اور عزت کے بھی ہین +

ایاک نستعین کا کلمہ خالص توحید کیطرف راہ نمائی کرتا ہے کہ خدا تک پہنچنے کیواسطے صرف خدا کو ہی ذریعہ بنایا جاوے اور اس کلمہ کا قائل یہ اقرار کرتا ہے کہ وہ خدا شناسی کا مرحلہ طے کرنے کے واسطے کسی اور شے کو ذریعہ نہین بناتا نہ کسی بت کو نہ مخلوق کو نہ عقل کو نہ علم کو اور اپنی ہر ایک احتیاج کے واسطے وہ خدا ہی کیطرف رجوع کرتا ہے

اھدنا الصراط المستقیم ہمکو سیدھی راہ یا قریب ترین راہ چلا۔

اھد کے معنے ہدایت کر

ہدایت کے معنے قرآن شریف مین چار طرح پر آئے ہین

(۱) قوای یا خواص طبعی۔ کہ جس سے ہر ایک شے اپنے فرض منصبی کو بجا لا رہی ہے۔ قرآن شریف نے یہ معنے بیان کئے ہین جہان فرمایا **اعطی کل شیٔ خلقہ ثم ھدی** پ ۱۶ یعنی ہر ایک شے کو پیدا کر کے اس مین اس کے خواص رکھہ دئے ہین۔

(۲) حق کی طرف بلانا۔ **انک لتھدی الی صراط مستقیم**۔ یعنی تو خدا شناسی کی بہت اقرب راہ کی طرف بلاتا ہے۔

(۳) توفیق جیسے **زادھم ھدی** پ ۹ جیسے فرمایا

(۴) کامیاب بامراد کرنا۔ **الحمد للہ الذی ھدانا لھذا** خدا ہی کی حمد ہے جس نے ہمین یہ کامیابی عطا کی۔

الصراط المستقیم خط مستقیم اسے کہتے ہین جو دو نقطون کے درمیان چھوٹے سے چھوٹا خط کھچ سکے اس لئے اس کے معنے ہوئے۔ بہت ہی اقرب راہ جو ہر ایک قسم کی افراط اور تفریط سے پاک ہو۔

انعمت علیھم۔ جنپر تیرا انعام ہوا۔ منعم علیہ کی تفسیر خود قرآن نے کر دی ہے **من النبیین والصدیقین والشھدآء والصالحین**۔

انسانی افعال کے چار ہی مراتب ہوا کرتے ہین۔

اول مطلق کام صلاحیت سے کرنا اسے صالح کہتے ہین

دوسرے جب آقا یا حاکم سر پہ کھڑا ہو تو وہ اس کام کو اور بھی تیزی سے کرتے ہین تو اسے شہید کہتے ہین۔

تیسرے ٹھیکہ کے طور پر کام کرنا جس مین انسان کو خود بخود ہی ایک فکر لگی ہوتی ہے کہ اس مین کوئی نقص نہ رہے اور بڑی دیانت سے کام لینا ہے اسے صدیق کہتے ہین

چوتھے۔ ایک کام مین اپنے آپ کو ایسا محو کرنا کہ وہ طبعی تقاضا ہو جاوے اور جیسے ایک مشین انجن کے زور سے خود بخود کام کرتی ہے نہ تھکتی ہے نہ سست ہوتی ہے اسی طرح افعال حسنہ کا اس سے سرزد ہونا اسے نبی کہتے ہین +

غیر المغضوب علیھم۔ نہ ان

نوٹ۔ اس نمبر کے بہت سے لکھنے کیوجہ یہ ہے کہ کتاب مواہب الرحمٰن کو جلد ختم کرنے کے واسطے البدر کا کاتب بھی حضرت اقدس کی خدمت مین مصروف تھا۔

لوگون کی راہ جنپر تیرا غضب دنیا مین ہی آیا اس سے پہلی آیت مین جلب خیر کا ذکر ہو چکا اب دفعہ ضرر کی دعا تعلیم کی اور اس سے مراد یہودی ہین جنہون نے غضب الٰہی حاصل کیا وہ کیا افعال تھے جنسے وہ مغضوب ہوئے اس سے سارا قرآن بھرا ہوا ہے انشاء اللہ اپنے وقت پر ذکر ہوگا

الضالین ۔ راستہ سے بہک جانیوالے بے جا محبت کرنے والے ۔ بے علم ۔ حضرت مسیح موعود ع نے اس کے معنے گم ہو جانے والے کے کئے ہین کیونکہ یہ لوگ آخر اس سلسلہ مین گم ہو جائینگے اور ان مضمون پر دلیل یہ آیت قرآنی ہے ضللنا فی الارض پ ۲۱

سورۃ البقر

وہ الصراط المستقیم جو کہ سورہ فاتحہ مین انعمت علیہم لوگون کی طلب کی گئی تھی وہ تبلائی جاتی ہے کہ اگر تم انعامات الٰہی سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہو تو یہ ہدایت نامہ جو کہ تم کو دیا جاتا ہے اسپر عمل کرو ۔

الٓمٓ ۔ اس قسم کے الفاظ قرآن شریف کی اکثر سورتون مین آئے ہین اور ان کا نام عربی زبان مین حروف مقطعات ہین اور دراصل یہ ایک مختصر نویسی کا ایک طریق ہے انگریزی زبان مین بھی اس کی نظیرین موجود ہین جیسے ایم ۔ اے ۔ اور بی ۔ اے اور ۔ ایم ۔ ڈی وغیرہ ہر ایک محکمہ اور دفتر کی اصطلاح اختصار الگ الگ ہے محدثین نے اس سے کام لیا ہے چنانچہ بخاری کی بجای لفظ خ لکھتے ہین طب مین بھی اس سے کام لیتے ہین ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی جگہ بسملہ کہتے ہین جس سے مقصود ساری آیت ہوتی ہے اسیطرح لاحول ۔

اسیطرح کا ایک الہام حضرت مسیح موعود ع کو ہوا تھا کہ **یلاش** جس کے معنے ہین یا من لا شریک لہٗ

غرض ان مقطعات مین باریک اشارات ہوتے ہین چونکہ ان کی تفصیل لمبی ہے اس لئے درج نہین کی جاتی ۔

حضرۃ اقدس نے براہین احمدیہ مین الٓمٓ کے معنے انا اللہ اعلم کے کئے ہین

ذالک الکتاب ۔ یہی کتاب ہے کہ جسکے ہوتے ہوئے اور کوئی کتاب ۔ کتاب کہلانے کی مستحق نہین اس کا ثبوت نبی کریم اور آپ کی جماعت نے اپنی عملی حالت سے یون دیا ہے کہ جب تک اونہون نے قرآن کی اشاعت نہیں کر لی تب تک کوئی دوسری کتاب بالکل نہین لکھی ۔

نبی کریم نے اس کا ادب یہ کیا ہے کہ جن امور کے دلائل قرآن شریف نے بیان کئے ہین اون امور پر آپنے کوئی سلسلہ دلائل کا بیان قطعاً نہین کیا ۔

الکتاب ۔ مکتوب (من اللہ) حدیث مین ہے کہ جب جبرائیل ع قرآن شریف لاتے تو حریر پر لکھا ہوا ہوتا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کاتب موجود ہوتے تھے جب آیت نازل ہوتے بڑی احتیاط سے اسیوقت لکھائی جاتی ۔

لاریب ۔ ریب کے معنے ہلاکت ۔ یعنی کوئی ہلاکت اور شک نہیں ۔ عربی زبان مین ریب کا لفظ جھوٹ پر بھی بولا جاتا ہے ۔

(باقی آئندہ)

وحی اللہ

تاریخ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء بوقت قریب ۶ بجے صبح روز جمعہ

اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ اَتیٰ ۔ رکل ورکا ۔

خدا کا وعدہ آگیا اس نے ایک پیر ایک بات کی اصلاح

فطوبیٰ لمن وجد ورایٰ

پس مبارک وہ جس نے وعدہ پایا اور دیکھا ۔ ایک

قُتِلَ خیبۃً ۔ وَزِیْدَ ھیبۃً

شخص جو مخالفانہ کچھ امید رکھتا تھا وہ ناامیدی سے ہلاک ہوگا اور اسکا مرنا ہیبت ناک ہوگا فقط ۔

(ملہم کی رائے) اس کا کوئی مصداق بالفعل ذہن مین نہین آتا شاید کسی کے طاعون زدہ ہونے کی طرف یا اور کسی کی نامراد موت کا اشارہ ہو یا کوئی اور امر ہو جو اسوقت سمجھ مین نہین آسکتا یا شاید کسی حملہ کرنیوالے کی نامرادی اور تباہی کی طرف اشارہ ہو

واللہ اعلم وعلمہ احکم

اسماء اصحاب جو کہ اس ہفتہ دار الامان مین آئے

بابو عطا محمد صاحب اورسیر از سیالکوٹ
شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد
میان عبد الرحمٰن صاحب از امرتسر
میان غلام رسول صاحب ״
میان عبد الغنی صاحب از دانہ
میان حاجی احمد جی صاحب ״
میان فقیر محمد صاحب ״
میان فضل کریم صاحب از گوجرانوالہ
بابو شاہ دین صاحب از مردان
منشی محمد مقبول صاحب از سیتاپور
شیخ علی بخش صاحب ۔

مبایعین کے نام

نام	مقام	ڈاکخانہ	علاقہ
میان اللہ رکھا ولد جانی	شاہدرہ	لاہور	
میان الٰہ بخش صاحب	موضع شکار پور		بٹالہ
محمد دین ولد سراج الدین امام مسجد	شاہدرہ	لاہور	
سید روشن شاہ صاحب	بنیڈی	تحصیل گوگیرہ تھانہ سید وال	
محمد حیات صاحب طالب علم رڑکی کالج سکنہ دھرم کوٹ رندھاوا تحصیل بٹالہ			
شبیر محمد صاحب	موضع کریان		تحصیل قصور
غلام علی ولد شیر محمد صاحب	״		״
پٹھان ولد فتح دین	موضع لکھنیوالا	تحصیل پھالیہ	گجرات
پیر بخش ولد شرف دین صاحب	״	״	״
عنایت اللہ ولد اللہ دتا	چونڈا		سیالکوٹ
الف دین ولد حسن محمد	״		״
مولا بخش ولد خدا بخش صاحب	شیخوپورہ		تحصیل روپڑ
اللہ رکھا ولد اللہ دین	سنبھڑیال	لگے زئی	سیالکوٹ
امام الدین و امانت اللہ ولد اللہ گیا	״	״	״
شاہ نواز ولد رحیم بخش	موضع تلونڈی جھنگلان		تحصیل بٹالہ
نتھو ولد شادی صاحب	قادیان		ضلع گورداسپور
مہر دین ولد علیشی صاحب	״		״
حسن علی صاحب طالب علم ایف اے			گوجرانوالہ
حکیم سید یوسف علی صاحب	اٹاوہ		
علی خان پریسمین	״		
عطا محمد طالب علم اول مڈل	سوجانپور		
محمد عالم امام مسجد	پنڈری	رہتاس	جہلم
سندھی خان	گڑھ شنکر		
محمد صاحب حجام	گجرات		
جہانخان ولد کبیر خان	اکوال [illegible] ڈاکخانہ سید والان ضلع منٹگمری ۔		
لورنگ خان ولد جہانخان			
مبارک خان ولد محمد یار خان			
محمد علیخان ولد وارثخان			
محمد عظیم ولد محمد یار			
غلام ولد ستا			
احمد دین ولد بدر الدین صاحب			
حسین بخش راجپوت ولد نظام الدین	موضع بہال سنگھ پور		امرتسر اجنالہ
محمدی ولد بہاگو ۔	لوان ینڈ	ننگھا نا	گورداسپور بٹالہ
اسمٰعیل ولد امام الدین ۔			
گوہر ولد بہاگو			

الصدیق پریس قادیان دار الامان میں باہتمام شیخ فیض علی صاحب احمدی کے چھپکر شائع ہوا